

ہاں اے صبح طبع شب تار سے نکل
اے فکر سوئے آب خضر گنگنا کے چل
اے کلک نغمہ بار برستی گھٹائیں ڈھل
اے چشمہ تخیل برگ آفریں اہل

جس میں ہو رقص و رنگ و روانی کی داستاں
اے دل کی آگ چھیڑ وہ پانی کی داستاں

پانی خوش اضطراب و خوش انداز و خوش جمال
خوش آب و خوش خرام و خوش آواز و خوش مقال
شیریں قوام و شیشہ مزاج و گہر خصال
سرشاری و شگفتگی و رقص و جد و حال

سرمایہ آب و رنگ کی تانیں لئے ہوئے
لاکھوں ہر ایک بوند میں جانیں لئے ہوئے



پانی

Marsiya e Marsiya
www.emarsiya.com



پانی چناب و راوی و گنگا و رود نیل
جوے حیات و کوثر و تنیم و سلسیل
رقاص بے نظیر و غزل خوان بے عدیل
موج ہوا پہ ہمسر گلبانگ جبریل

دست خنک میں ساغر زم زم لئے ہوئے
کلیوں کی خواب گاہ میں شبنم لئے ہوئے

بہتی ہوئی ندی کی روانی کا جل ترنگ
متوالیوں کے دل کی گرجتی ہوئی امنگ
سبزے کی لہر پھول کی خوشبو دھنک کا رنگ
آہنگ میں بھرے ہوئے مدھ ماتوں کے انگ

اور یہ جو عود و چنگ میں برکھا کی رات ہے
ان سب کی باگ ڈور بھی پانی کے ہات ہے

پانی ہزار روپ سے ہوتا ہے منجلی
شبنم بہار گونج گرج راگنی جھڑی
بالی درخت دوب ثمر برگ خس کلی
کونیل شگوفہ کاہ کلی پھول پکھڑی

کرتا ہے نصب موج پہ خیمے حباب کے
بھرتا ہے وقت صبح کٹورے گلاب کے

پانی بخار بھاپ گھٹا جھلملی دھواں
سنبل بنفشہ لالہ سمن سرو نیستاں
شاداب و نرم و نازک و سرشار و شادماں
بستان و سبزہ زار و خیابان و گلستاں

آنچل رخ صبح پہ آبی لئے ہوئے
کاندھوں پہ زندگی کی گلابی لئے ہوئے

جولاں رقیق سرد سبک سیر نغمہ خواں
مستی فروغ زمزمہ انگیز درفشان
وادی میں آبشار صراحی میں گلستاں
رقصاں جواں جہندہ و جولاں رواں دواں

ہیجان و اضطراب و تلاطم لئے ہوئے
گونگی زمیں پہ نغمہ قلم لئے ہوئے

پانی فروغ ولولہ و دجلہ و فرات
آہنگ و ارتقاء و نشید تغیرات
سلطان ہفت قلم و دارائے ششجہات
تخم وجود وجہ نمو طلعت حیات

جادو جگائے گیسوے عنبر سرشت کے
کھولے ہوئے زمین پہ غرنے بہشت کے

ہلچل کے بے شمار بکھیرے لئے ہوئے
 چھل بل کی شوخیوں میں تھیرے لئے ہوئے
 پرہول مدو جزر میں بیڑے لئے ہوئے
 شاداب گھاٹیوں میں دریڑے لئے ہوئے
 جھلمل فضا میں بال پریشاں کئے ہوئے
 بوچھاڑ کی رقیق دلائی سے ہوئے
 ماوائے تازہ کاری و طجائے شست و شو
 دولت سراے زمزمہ و جنت و سبو
 جولاں گہہ شگفتگی و چشمہ نمو
 پروردگار جودت و خلاق رنگ و بو
 ہر بلبلے میں تار مقرر لئے ہوئے
 پگھٹ پہ ناز صبح بنارس لئے ہوئے
 پانی متاع کیف ہے سرمایہ سبو
 چہروں پہ ضو رگوں میں تھرکتا ہوا لہو
 پیر مغاں کی بزم میں فرمان ہاؤ ہو
 کچے پھلوں میں شہد ہے پھولوں میں رنگ و بو
 سینے میں روح سنبل و سوسن لئے ہوئے
 چٹکی میں باد صبح کا دامن لئے ہوئے

نے چھیڑتا جوان تر نگیں ابھارتا
 رندوں کو سوئے ساغر و مینا پکارتا
 مڑتا لرزتا گونجتا تپتا گہارتا
 چنگھاڑتا دھاڑتا گاتا ڈکارتا
 جھنکائے پائے ناز میں چھاگل بہار کی
 بدھی گلوئے نرم میں آڑی گہار کی
 آلام تشنگی کا گریباں سیئے ہوئے
 مکھڑوں کو رشک صبح بہاراں کئے ہوئے
 جھونکوں میں شاخ گل کو سہارا دے ہوئے
 خوابیدہ انکھڑیوں میں گھٹائیں لئے ہوئے
 لے میں پروئے شور و شغب آبشار کے
 خیمے اٹھائے دوش خنک پر بہار کے
 دامن میں آب گوہر و مرجاں لئے ہوئے
 جام رواں میں قطرہ نیساں لئے ہوئے
 موج دواں میں عشوہ ترکاں لئے ہوئے
 کالی گھٹائیں زلف نگاراں لئے ہوئے
 کولھوں پہ ہاتھ طرفہ ادا سے دھرے ہوئے
 پھولوں سے مرغ زار کی جھولی بھرے ہوئے

پانی کا لوچ ابر کی رو موتیوں کی آب
مٹی کی جان گل کی مہک بحر کا جواب
ساغر کی آگ تیغ کا پانی سمن کی داب
کڑکے تو موج صاعقہ کھینچ جائے تو شراب

پروا میں ابر تیرہ کے لکے بنے ہوئے
لیلاے برشگال کی چندری چنے ہوئے

بھوزوں کی گونج نہر کی سیال راگنی
پی ہو کی دھوم گونجی سرشار دلکشی
شوندگی و شونگی و شنگی و شاعری
رنگینی و روانی و رقص و ربودگی

کوکل کی کوک بور کی خوشبو لئے ہوئے

مدرایالہ زمزمہ دارو لئے ہوئے

ٹپ ٹپ شر شرار تڑاڑ چھن چھن
دھال دھوم دھام دھن دھن
گم کاؤ روم جھوم جھما جھم جھن جھن
گھن گھن گرج گھماؤ گھما گھم گھن گھن

ہول و ہراس و ہیبت و ہیجاں لئے ہوئے
بجلی کی تیغ نوح کا طوفاں لئے ہوئے

خست کرے تو قحط سے عالم ہو بے قرار
گرم سخا اگر ہو تو رزاق روزگار
دوڑے تو ساز نور جو بھاگے تو سوزنار
کڑکے تو برق ریز جو ٹھہرے تو برق و بار

ٹپکائے بوندیاں تو چمن بولنے لگے
پتھر اوپر جو آئے تورن بولنے لگے

روپوش ہو تو دھوپ جمادے زمین پر
بگڑے تو فرش گرم بجھادے زمین پر
تہا کرے تو آنچ بسا دے زمین پر
منہ پھیر لے تو بھوک اگا دے زمین پر

خوش ہو تو سر کو قشقہ کلائی کو بانک دے
لعل و گہر زمین کی چولی میں ٹانگ دے

آئے جو موج میں تو اڑیں بوتلوں کے کاگ
افردہ ہو تو کھیت میں رنگیں مہیب ناگ
چھیڑے جو آسمان پہ دریا دلی کا راگ
چولھوں کی سمت دوڑ پڑے گنگنا کے آگ

گر بے فقط تو کفر سے ڈسوائے دین کو
بر سے تو تخت زر پر بٹھادے زمین کو

جھمکے فراز پر تو گھٹا جھومنے لگے
مچلے نشیب میں تو فضا جھومنے لگے
چپکے تو کجریوں کی صدا جھومنے لگے
ناچے تو روح ارض و سما جھومنے لگے

کروٹ صبا میں لے تو چمیلی مہک اٹھے
پس جائے تو بتوں کی ہتھیلی مہک اٹھے

مثل بخار اڑے تو گھٹائیں ہوں نغمہ گر
خم سے ابل پڑے تو بہک جائیں بام و در
امنڈے تو رنگ و قرص ہوں گنگا کے گھاٹ پر
چھلکے جو گا گروں سے گھٹائیں ہوں تر برتر

نہلائے الھڑوں کو تو پنڈے بکس پڑیں
ٹپکے جو گیسوؤں سے تو موتی برس پڑیں

بادل کی چادروں میں جو الجھے تو کھٹی
کرنوں کی زد پر آکے جو دکے تو چمپئی
موجوں کے مد و جزر سے ابھرے تو سردی
لکوں کی ظلمتوں میں جو ڈوبے تو اگرئی

گر جے جو ابر میں تو فلک چچھا اٹھے
انگڑائی لے تو سر پہ دھنک چچھا اٹھے

برسے جو ٹوٹ کر تو جہاں ناچنے لگے
عشرت سرائے بادہ کشاں ناچنے لگے
قلقل کی رو میں بانگ ازاں ناچنے لگے
شمعوں کی لو اگر کا دھواں ناچنے لگے

بوچھا میں جو بند قبا کھولنے لگے
کھڑوں پہ رنگ ماہ و شاں بولنے لگے

برکھا کا راگ گائے تو ساغر چھلک اٹھیں
چپکے جو دھوم سے تو خمستاں لہک اٹھیں
رس بوندیاں گرائے تو پتے کھنک اٹھیں
کوثر میں گنگنائے تو حوریں تھرک اٹھیں

پہونچے جو عرش پر تو ملک شست شو کریں
زلفیں نچوڑ دے تو پیمبر وضو کریں

صدحیف کر بلا میں وہی آب خوش گوار
جس پر حیات نوع بشر کا ہے انحصار
جس کے بغیر آتش سوزاں ہے روزگار
بجتا ہے جس کے تار پہ انفاس کا ستار

جس کا علم ہے بارگہ مشرقین پر
اہل جفا نے بند کیا تھا حسین پر

اس حادثے پہ آج بھی گریاں ہیں بحر و بر
اللہ یہ تلاطم پر ہول جوئے شر
یہ کفر الحفیظ یہ عدوان الحذر
پانی سی چیز بند ہو وہ بھی حسین پر

مولا کسی پہ کوئی نہ ایسی جفا کرے
کافر پہ بھی نہ بند ہو پانی خدا کرے

میدانِ کربلا کا وہ پر ہول التهاب
برسا رہا تھا آگ جہاں سوز آفتاب
خیموں میں جل رہا تھا گلستان بو تراب
دریا تھا انتہائے خجالت سے آب آب

موجوں پہ نشنگی تھی تسلط کئے ہوئے
ہر قطرہ فرات تھا آنسوئے ہوئے

شعلوں پہ فرش گرم شراروں پہ سائبان
دوش ہوا پہ ابر اٹھائے ہوئے نشان
چہروں پہ گرد سر پہ کمائیں دلوں میں بان
سینوں میں لوجگر میں شعائیں لبوں پہ جان

پیش نظر حیات کی بستی لٹی ہوئی
زیر قدم زمین کی نبضیں چھٹی ہوئی

ذراتِ آبیدہ تھے صحرا اداس تھا
گردابِ اشک بار تھے دریا اداس تھا
فرشِ زمین و عرشِ معلیٰ اداس تھا
روئے مبین فاطمہ زہرا اداس تھا

گردوں کی بار غم سے کمر تھی جھکی ہوئی
گیتی کی سانس فرط الم سے رکی ہوئی

ذراتِ محو خواب فضا غرق شور و شین
تپتی ہوئی زمین پہ اکبر سانور عین
اصغر کی سرد لاش پہ سیدانیوں کے بین
اے وائے برتباہی و مظلومی حسین

خیمے کے درکودیدہ گریاں کئے ہوئے
نہنب کھڑی تھیں بال پریشاں کئے ہوئے

سکتے میں تھے رسول ملائک تھے سو گوار
گردوں پہ مرتضیٰ و محمدؐ تھے اشک بار
دیرانِ پالنے سے اداسی تھی آشکار
زہرا کی آ رہی تھی یہ آواز بار بار

سن لے صدائیں بارِ خدا شور و شین کی
پروردگار خیر ہو میرے حسین کی

اے میرے لال اف یہ سماں ہائے کیا کروں
اک جان اور یہ بارگراں ہائے کیا کروں
تو اور دھوپ میں ہو تپاں ہائے کیا کروں
سینے سے اٹھ رہا ہے دھواں ہائے کیا کروں

ہے ہے کوئی نہیں جو سنبھالے حسین کو
یارب کسی جتن سے بچا لے حسین کو

گوئی ہوئی تھی عرش پہ زہرا کی یہ صدا
اور فرش تھا نمونہ محشر بنا ہوا
حوا کھڑی تھیں سر سے اتارے ہوئے ردا
لکرا رہی تھی بار مشیت سے کربلا

ہر ذرہ قتل گاہ کا مائل تھا بین پر
تاریخ کی نگاہ لگی تھی حسین پر

ذروں پہ سو رہے تھے رفیقان تشنہ کام
ہونٹوں تک آ رہا تھا شہادت کا تلخ جام
شعلوں کے بڑھ رہے تھے پرے جانب خیام
تہا کھڑے تھے حلقہ اشرا میں امام

پروا نہ دھوپ کی نہ کوئی فکر سائے کی
خیمے سے آرہی تھی صداہائے ہائے کی

لیکن بایں ہجوم ستم ہائے روزگار
مولا کے لب تھے عزم شہادت سے آبدار
رکھے خزاں کے دوش پہ سرمایہ بہار
چہرے سے تاب وجہ ذوالاکرام آشکار

کوثر کی ہر نفس میں روانی لئے ہوئے
سیلاب روزگار کو پانی لئے ہوئے

پھر بھی یہ چاہتے تھے کہ برپانہ ہو فساد
ارباب کلمہ گو سے نہ کرنا پڑے جہاد
دوہرا سکے نہ وقت مآل شمود و عاد
خطبے کے ڈونگرے سے بجھے آتش عناد

گرتی ہوئی خلوص کی دیوار روک لیں
چلتی ہوئی زبان پہ تلوار روک لیں

لیکن ہوا ذرا بھی نہ حجت کا جب اثر
مائل ہوئے جہاد پہ سلطان بحر و بر
اٹتی ہوئی نگاہ سے اڑنے لگے شر
جھومے علی کی شان سے تلوار چوم کر

گویا گھٹا کی اوٹ سے بجلی نکل پڑی
ٹھہری زباں نیام سے تلوار ابل پڑی

شیرازہ کتاب حکومت بکھر گیا
سلطان کے غرور کا دریا اتر گیا
کردار تشنہ کام بڑا کام کر گیا
پانی سپاہ شام کے سر سے گزر گیا

حق کی نگاہ ضرب سے بے تاب ہو گئے
باطل کے پیروؤں کے جگر آب ہو گئے
اٹھی نگاہ چہرہ باطل جھلس گیا
اک ناگ تھا کہ ہمت اعدا کو ڈس گیا
پاتال میں سفینہ اہل ہوس گیا
پانی علی کی تیغ کا چھاجوں برس گیا

تور علی کے شیر کے جب برق ہو گئے
خود اپنے ہی لہو میں شقی غرق ہو گئے
سبط نبی کے عزم نے کڑکائی یوں کماں
لو دے اٹھا یقین دھواں بن گیا گماں
اللہ ری حرب و ضرب امام زمام کی شاں
منہ سے نکل پڑی عمر سعد کی زباں

ندی غرور جاہ کی پایاب ہو گئی
فوج یزید ماہی بے آب ہو گئی

شور رجز بلند ہوا دار ہو گیا
لہجے سے گرم خوف کا بازار ہو گیا
روز عروج شام شب تار ہو گیا
نکلا جو منہ سے حرف وہ تلوار ہو گیا

آخر فضا پہ ایک کٹاری ابھر گئی
کانوں سے کافروں کی کمر تک گزر گئی

مسکن جو تھے غرور کے وہ سر جھکادے
ایوان خسروی کے پر خچے اڑا دے
لب تشنگی نے خون کے دریا بہا دے
پیاسے نے آب تیغ کے جوہر دکھا دے

برپا دیار کفر میں کہرام ہو گیا
دیو فساد لرزہ بر اندام ہو گیا

پل بھر میں ظالموں کے سفینے الٹ گئے
جو ہاتھ اٹھے حسین کی نظروں سے کٹ گئے
قوت پہ جن کو ناز بہت تھا وہ لٹ گئے
سوئے حرم جو تیر چلے تھے اچٹ گئے

اہل جفا کی موت کا فرمان آگیا
دشت بلا میں نوح کا طوفان آگیا

اے کربلا کے ابر گہر بار السلام
اے ہادیوں کے قافلہ سالار السلام
اے کعبہ سواد کے معمار السلام
اے جنس آبرو کے خریدار السلام

اے سورمادلیر جیلے تجھے سلام
اے فاطمہ کی گود کے پالے تجھے سلام

اے میرارض و صدر سماوات السلام
اے بادشاہ کشور آیات السلام
اے میزبان لشکر آفات السلام
اے ناقد نہنگی ذات السلام

اے کج کلاہ مورث کونین السلام
اے وارث عبادت ثقلین السلام

اے مصحف حیات کی تفسیر السلام
اے مدعائے آیہ تطہیر السلام
اے دست ذوالجلال کی شمشیر السلام
اے مصطفیٰ کے خواب کی تعبیر السلام

اے زندگی کے سوز نہانی سلام لے
کوثر بدوش تشنہ دہانی سلام لے

جب حلم کا فرشتہ غضبناک ہو گیا
پیاسوں کا خون شعلہ بے باک ہو گیا
ایوان شر میں آگ لگی خاک ہو گیا
غم سے معاویہ کا جگر چاک ہو گیا

اہل و غا کی عمر کا پیانہ بھر گیا
مردانیوں کی تیغ کا پانی اتر گیا

پل بھر میں سانس اہل جفا کی اکھڑ گئی
بیعت کے طمطراق کی صورت بگڑ گئی
دست خدا سے کسوت شاہی ادھر گئی
دربار پر بحکم قضا اوس پڑ گئی

حق نے رگ سقیفہ کی چھل بل نکال دی
پائے نبی امیہ میں زنجیر ڈال دی

شاہی کارنگ کا بکشانے نہیں رہا
دریائے شرمیں شورِ روانی نہیں رہا
چتر و علم میں فرکیانی نہیں رہا
شمشیر تاجدار میں پانی نہیں رہا

ہیبت سے ناریوں کا لہو سرد ہو گیا
بیعت طلب یزید کا منہ زرد ہو گیا

اے اقتدار صبر فراواں تجھے سلام
طوفاں شکار کشتی عرفاں تجھے سلام
اے آبروئے چشمہ حیواں تجھے سلام
اے کردگار عظمت انساں تجھے سلام

ہاں اے گلوائے موت کے خنجر سلام لے
اے پختگی فکر پیہر سلام لے

ہاں مرحمت ہو خاطر بیدار یا حسین
حرف غلط سے جرأت انکار یا حسین
تاب و توان عابد بیمار یا حسین
جھنکار ذوالفقار کی جھنکار یا حسین

ہاں سوئے جذبہ حرکت باگ موڑ دے
ہاں توڑ دے جمود کی زنجیر توڑ دے

مولا ہجوم درد نہانی کا واسطہ
نسب کے عزم شعلہ بیانی کا واسطہ
اصغر کے سوزِ تشنہ دہانی کا واسطہ
اکبر کی تشنہ کام جوانی کا واسطہ

ہاں آج آنسوؤں سے شرارے نکال دے
ہاں آگ میں حیات کے پانی کو ڈال دے

اے زخمِ قلب خیر کے مرہم تجھے سلام
اے ناصرِ پیہرِ اعظم تجھے سلام
ہاں اے رسولِ دینِ محرم تجھے سلام
اے حجتِ شرافتِ آدم تجھے سلام

اے تاجدارِ ملکِ تحمل سلام لے
اے فخر کے عظیمِ تمول سلام لے

اے بوستانِ سایہ دامنِ مصطفیٰ
اے مدو جزرِ چشمہ ایوانِ مصطفیٰ
اے نورِ عینِ حیدر و اے جانِ مصطفیٰ
اے خوش جمالِ یوسف کنعانِ مصطفیٰ

اے تشنہ ابنِ ساقی کوثر سلام لے
آفاق کی زباں سے بہتر سلام لے

اے بے پناہ قوتِ اخلاقِ السلام
اے خلوقی داورِ اطلاقِ السلام
اے حق نگر شعور کے رزاقِ السلام
اے افتخارِ انفس و آفاقِ السلام

اے طرہ کلاہِ نبوت سلام لے
اے شاہِ کشورِ ابدیت سلام لے

سلام

طبع میں کیا، تیغ بُراں میں روانی چاہئے
گل فشانی تا کجا، اب خوں فشانی چاہئے
بستہ زنجیر محکومی! خبر بھی ہے تجھے
مہر و مہ پر تجکو عزم حکمرانی چاہئے
مرقد شہزادہ اکبر سے آتی ہے صدا
حق پہ جو مٹ جائے، ایسی نوجوانی چاہئے
شاہ فرماتے ہیں ”جالے جا خدا کے نام پر“
موت جب کہتی ہے اکبر کی جوانی چاہئے
سن کے جس کا نام نبضیں چھوٹ جائیں موت کی
دین کے ساونت کو وہ زندگانی چاہئے
عمر فانی سے تو برگ کاہ تک ہے بہرہ مند
مرد کو ذوقِ حیاتِ جاودالی چاہئے
کون بڑھتا ہے لہو تھوڑا سا دینے کے لئے
اے عزیزو! دین کی کھیتی کو پانی چاہئے
جن کے سینوں میں ہو سوزِ تشنگانِ کربلا
ان جوان مردوں کی تلواروں میں پانی چاہئے
جوش! ذکرِ جبرأتِ مولا پہ شیون کے عوض
رخ پہ شان و فخر و نازِ کامرانی چاہئے

ہاں اے حسین برق سوار و اجل فگار
سلطان کوہ تخت شکن قاہری شکار
کوثر نگاہ قصر شکن سلطنت فشار
عرش افتخار فرش فروغ انبیاء وقار
اے آفتاب تحفہ شبنم قبول کر
ہاں سجدہ جبین دو عالم قبول کر
اے ذوالفقار حیدر کرار السلام
اے جانشین احمد مختار السلام
اے بے نیاز اندک و بسیار السلام
اے محور ثوابت و سیار السلام
اے بے مثال پختگی ہمت السلام
اے آدمی کے ناز الوہیت السلام
اے وجہ افتخار اب و جد سلام لے
اے کار ساز ابیض و اسود سلام لے
اے ذی حیات منبر و معبد سلام لے
اے عارف ضمیر محمدؐ سلام لے
ناموس انبیاء کے نگہبان السلام
اے رحل کائنات کے قرآن السلام